سوال

(531)اپنی طرف سے وقت اور تعداد مقرر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ مجھے اس بات میں فتوی دین کہ میں عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ کر سورۃ الفاتحہ بار بار پڑھتا ہوا اور اس میں کسی تعداد کا تعین نہیں کرتا۔ مثلاً سو بار ہو جائے یا زیادہ تعداد مقرر رکتا ہو وقت متعین کرتا ہوں واضح کریں کہ میں قرآن کریم ہمیشہ اس نیت سے پڑھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے زیادہ اجر و ثواب حاصل ہو، کیا میرا یہ عمل بدعت قرار دیا جائے گا؟ میں فاتحہ پڑھنے کے بعد توبہ استغفار کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور بخشش کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کی توفیق بخشے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلافم ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام بندوں کے کلام سے اس طرح افضل ہے جس طرح خود اللہ تعالیٰ کی ذات بندوں سے افضل ہے۔ تلاوت قرآن مجید کی فضیلت اتنی زیادہ ہے کہ اس کی صحیح مقدار اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں لیکن تلاوت کرنے والے کو ایسا نہیں کرنا چاہے کہ کسی خاص مقصد کے لیے کوئی سورت یا آیت تلاوت کے لیے خاص کرلی۔ مگر جو چیزیں رسول اللہ ﷺ نے خاص کردی ہیں ان پر عمل کرتے ہوئے اس تخصیص کا لحاظ چاہیئے۔ مثلاً دم جھاڑ کے لیے سورت الفاتحہ، یا نماز کی ہر رکعت میں سورت الفاتحہ پڑھنا، سوتے وقت اس نیت سے آیت الکرسی پڑھنا کہ اللہ تعالیٰ اس (پڑھنے والے کو) شیطان سے محفوظ رکھے، یا دم کرنے کے لیے سورت ''قل ھو اللہ احد o قل أعوذ برب الفلق o اور قل أعوذ برب الناس پڑھنا۔

اسی طرح کسی سورت یا آیت کو متعین تعداد میں دہرانا بھی درست نہیں الا یہ کہ وہ نبی ﷺ سے ثابت ہو۔ کیونکہ یہ عبادت ہے اور عبادت میں شریعت کی طرف سے تعین کا خیال رکھنا چاہے۔

اس سے واض ہوتا ہے کہ رات کو وتر کے بعد بار بار پڑھنے کے لیے سورت الفاتحہ کی تخصیص بدعت ہے، اگرچہ تعداد کا تعین نہ کرے۔ کیونکہ یہ عمل نبی ﷺ سے ثابت ہے نہ خلفائے راشدین میں سے ثابت ہے۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ فاتحہ کی یا وتر کے بعد پڑھنے کی تعین کے بغیر تلاوت کی جائے۔ بلکہ مشروع تو صرف قرآن کریم کی بکثرت تلاوت کرنا ہے خواہ وہ سورئہ فاتحہ ہو یا کوئی اور مقام اسے کسی معین تعداد و وقت کے بغیر پڑھنا جائز ہے اور اس کے شریعت سے کوئی چیز ثابت ہو جائے تو درست ہے جیسے کہ پہلے وضاحت ہو چکی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ